

211

آیات نمبر 11 تا 21 میں تفصیل کہ کس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لئے سازش تیار کی، اور پھر جنگل میں لے جاکر ایک کنوئیں میں پھینک دیا۔ ایک قافلہ کا ادھر سے گزرنا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں سے نکالنا۔ بالآخر مصر لے جاکر ان کو بیچ دینے کے واقعات۔

قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ اس کے بعد وہ کہنے لگے کہ ابا جان! کیا بات ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتماد نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے سچے خیر خواہ ہیں؟ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ آپ یوسف کو کل ہمارے ساتھ جنگل میں بھیج دیجئے تاکہ وہ خوب کھائے اور کھیلے اور یقیناً ہم اس کی ہر طرح حفاظت کریں گے ﴿۱۲﴾ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ باپ نے کہا کہ تمہارا اسے میرے پاس سے لے جانا ہی مجھ پر شاق گزرتا ہے اور پھر مجھے یہ ڈر بھی ہے کہ کہیں تم اس سے غافل ہو جاؤ اور اسے بھیڑیا نہ کھا جائے ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَىِٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ وہ کہنے لگے کہ ہم ایک بہت طاقتور جماعت ہیں، اگر ہماری موجودگی میں بھی اسے بھیڑیا کھا گیا تو سمجھو کہ ہم بالکل ہی نکمے ہیں ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ پھر جب وہ یوسف کو لے گئے تو سب اس بات پر متفق ہوگئے کہ اسے ایک تاریک کنویں کی تہہ میں ڈال دیں وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور اس وقت ہم نے یوسف کی طرف وحی بھیجی کہ ایک دن آئے گا جب تم سب کے سامنے انہیں ان کی یہ سازش

یاد دلاؤ گے اور اس وقت یہ لوگ تمہیں پہچان بھی نہ سکیں گے ﴿۱۵﴾ وَ جَآءُوْٓ
اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ پھر یوسف کے بھائی رات کے وقت اپنے باپ کے پاس
روتے ہوئے آئے ﴿۱۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ
عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ اور کہنے لگے کہ ابا جان! یوسف کو اپنے اسباب کے
پاس چھوڑ کر ہم تو دوڑنے اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں مصروف ہوگئے، اس
دوران اسے ایک بھیڑیا کھا گیا وَ مَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ اور
ہم جانتے ہیں کہ آپ ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے خواہ ہم کتنے ہی سچے ہوں ﴿۱۷﴾
وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ اور وہ یوسف کی قمیص پر جھوٹا خون بھی لگا
لائے تھے قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ یہ سن
کر یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ حقیقت یہ نہیں بلکہ تم اپنے دل سے یہ بات بنا لائے
ہو، بس اب میرے لئے صبر جمیل ہی بہتر ہے وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا
تَصِفُوْنَ اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو میں اس پر اللہ ہی سے مدد طلب کرتا ہوں ﴿۱۸﴾
وَ جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا
غُلٰمٌ ؕ اسی عرصہ میں ادھر ایک قافلہ آنکلا اور انہوں نے اپنا آدمی پانی لانے کے
لئے بھیجا، جب اس نے کنوئیں میں اپنا ڈول لٹکایا تو وہ خوشی سے پکار اٹھا کہ یہ تو ایک
لڑکا نکل آیا وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ قافلہ والوں نے
اسے ایک قیمتی مال تجارت سمجھ کر چھپا لیا اور جو کچھ وہ کر رہے تھے اللہ اسے خوب

جانتا تھا ﴿۱۹﴾ وَ شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَ كَانُوْا فِيْهِ مِنَ
الزّٰهِدِيْنَ پھر انہوں نے یوسف کو چند درہم کے عوض حقیر سی قیمت پر بیچ ڈالا اور
اس معاملہ میں انہوں نے بہت ہی قناعت پسندی کا مظاہرہ کیا ﴿۲۰﴾ ع رکوع [۲] وَ قَالَ
الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ
اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ اہل مصر کے جس شخص نے یوسف کو خریدا اس نے اپنی بیوی
سے کہا کہ اسے عزت کے ساتھ رکھنا، کیا عجب کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچائے یا ہم
اسے بیٹا بنالیں وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۫ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ
الْاَحَادِيْثِ ؕ اس طرح ہم نے سرزمین مصر میں یوسف کے قدم جمادئے تاکہ ہم
اسے باتوں کی حقیقت تک پہنچنے کا علم سکھائیں وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَ لٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور اللہ جس کام کا ارادہ کرتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے لیکن
اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے پہلے انہیں مارنے کا ارادہ
کیا پھر ان سے جان چھڑانے کے لئے انہیں ایک کنوئیں میں پھینک دیا لیکن اللہ نے اس شر کو خیر
میں بدل دیا اور یوسف علیہ السلام کو مصر پہنچا کر حکومت میں ایک اعلیٰ عہدہ عطا کر دیا ﴿۲۱﴾